Cambridge IGCSE

Cambridge International Examinations
Cambridge International General Certificate of Secondary Education

CANDIDATE NAME		
CENTRE NUMBER		CANDIDATE NUMBER

* 4 8 3 7 5 2 1 7 8 4 *

URDU AS A SECOND LANGUAGE **0539/01**

Paper 1 Reading and Writing **May/June 2016**

2 hours

Candidates answer on the Question Paper.

No Additional Materials are required.

READ THESE INSTRUCTIONS FIRST

Write your Centre number, candidate number and name on all the work you hand in.
Write in dark blue or black pen.
Do not use staples, paper clips, glue or correction fluid.
DO **NOT** WRITE IN ANY BARCODES.

Answer **all** questions.

The number of marks is given in brackets [ ] at the end of each question or part question.

This document consists of **13** printed pages and **3** blank pages.

DC (NF/SW) 123383/3
© UCLES 2016

CAMBRIDGE
International Examinations

Exercise 1

مشق نمبر: 1

مندرجہ ذیل اشتہار کو غور سے پڑھیں اور دوسرے صفحے پر دیئے گئے سوالات کے جواب لکھیں۔

Questions 1–6

سوال نمبر : 1 تا 6

تمام عمر کی عورتوں اور مردوں کے لیے ایک خوش خبری۔ چاند کمپنی نے آپ کے چہرے سے متعلقہ پریشانیوں کا حل تلاش کرلیا۔

قدرتی چیزوں سے بنائی گئی چاندنی کریم!

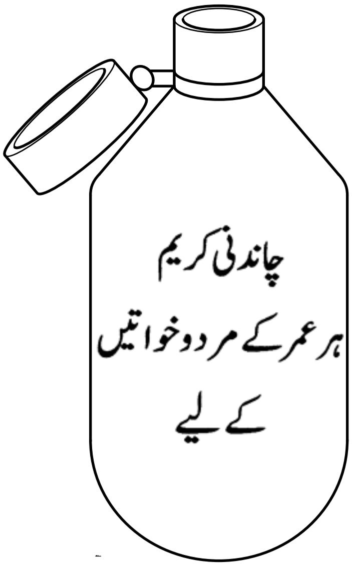

- ہلدی
- لیموں کا رس
- نارنگی کا چھلکا
- شہد
- گلاب کے پھول کا رس

عمدہ اور اچھی کریم کئی خوبیوں کے ساتھ نہایت سستی قیمت پر خریدیں۔

استعمال کریں اور اس کا کمال دیکھیں!

- داغ اور دھبے دور کرے
- کیل مہاسوں سے نجات دلائے
- عمر کے ساتھ پڑنے والی جھریوں سے بچائے
- جلد کو گرمی اور سردی سے محفوظ رکھے۔

شادابیٔ چہرے کو رکھے قائم
جلد کو بنائے نرم اور ملائم

500 ملی گرام بوتل کی قیمت صرف 800 روپے۔ جشن بہاراں کے موقع پر خاص پیشکش اور رعایت ایک بوتل خریدنے پر دوسری بالکل مفت۔ فی الحال یہ کریم شہر کے کسی بھی جنرل سٹور سے نہیں مل سکتی۔ آپ صرف ہماری کمپنی کی ویب سائٹ سے ہی خرید سکتے ہیں۔ ہمارے ویب ایڈریس سے آج ہی خریدیں اور "چاندنی" کو آزمائیں۔

پچھلے صفحے پر دیئے گئے اشتہار کو پڑھ کر درج ذیل سوالات کے جواب لکھیں۔

1 چاندنی کریم کن لوگوں کے لیے ہے؟

.... [1]

2 کریم میں استعمال ہونے والے کسی ایک رَس کا نام بتائیں۔

.... [1]

3 چاندنی کریم کا استعمال آپ کو کیسے جوان رکھ سکتا ہے؟

.... [1]

4 ایک شیشی کی اصل قیمت کیا ہے؟

.... [1]

5 رعایت کی خاص وجہ کیا ہے؟

.... [1]

6 کریم خریدنے کا کیا طریقہ ہے؟

.... [1]

[Total: 6]

Exercise 2 مشق نمبر 2:

مہدی حسن کے بارے میں درج ذیل عبارت پڑھ کر دوسرے صفحہ پر دیا گیا فارم پُر کریں۔

Question 7 سوال نمبر 7:

مہدی حسن شہنشاہِ غزل

مہدی حسن 18 جولائی 1927 ء کو بھارت کے علاقے پُونا میں پیدا ہوئے۔ انہوں نے موسیقاروں کے گھرانے کلاونت میں آنکھ کھولی۔ خوش قسمتی سے موسیقی کی ابتدائی تعلیم اپنے والد عظیم خان اور چچا اسمٰعیل خان سے حاصل کی۔ انہوں نے کم عمری سے ہی اس میدان میں اپنے فنی جوہر دکھانے شروع کر دیئے۔ 1938 ء میں سٹیج پر پہلی بار اپنے فن کا مظاہرہ کیا۔ بیس برس کی عمر میں ہجرت کر کے پاکستان آنا پڑا۔ مشکل حالات سے مقابلہ کرنے کے لیے اور ضروریات زندگی کو پورا کرنے کے لیے پہلی ملازمت سائیکلوں کی دُکان پر کی اور بعد میں مکینک بن گئے۔ نئی زندگی کا نیا دور اپنے ساتھ پریشانیاں اور مسائل بھی لایا۔ مہدی حسن مشکلات کے باوجود ہمت اور لگن سے کام کرتے رہے اور ساتھ ساتھ اپنے موسیقی کے شوق کو پورا کرنے کے لیے ریاض بھی جاری رکھا۔

جب زندگی میں ٹھہراؤ آگیا تو مہدی حسن کو اپنا گھر بسانے کا خیال آیا۔ انہوں نے اپنی کزن شکیلہ بیگم سے شادی کر لی اور بعد میں ایک اور شادی بھی کی۔ وہ اولاد کی نعمت سے مالا مال ہوئے۔ اُن کے 14 بچوں میں سے 6 بیٹے آج بھی اپنے والد کے فنی ورثے کو کسی نہ کسی طور آگے بڑھانے کی کوشش میں ہیں۔ ان کے بے شمار پرستاروں اور شاگردوں میں بہت سے مشہور لوگ بھی شامل ہیں۔

ان کے فنی پیشے کا آغاز 1957 ء میں ہوا جب سلیم گیلانی نے انہیں ریڈیو سے متعارف کروایا۔ یہاں سے ان کی قسمت کا ستارہ چمک اُٹھا۔ ان کی آواز کو بے حد پسند کیا گیا اور شہرت ملنا شروع ہوئی حتیٰ کہ ملک کے کونے کونے میں سے یہ آواز گونج اُٹھی۔ موسیقار محمد حسین نے فلم ''شکار'' میں گلوکار کی حیثیت سے متعارف کروایا۔ یوں وہ پہلے پلے بیک سنگر بن گئے۔ فلمی دنیا پر تقریباً 25 برس تک اُن کا راج رہا۔ مہدی حسن چونکہ سادہ اور حلیم طبیعت کے مالک تھے، اس لیے شہرت اور مقبولیت کے باوجود اُن میں غرور اور تکبر نام کو نہیں تھا۔

مہدی حسن نے بے شمار گیت اور قومی نغمے گائے، جن کی تعداد تقریباً 20 ہزار ہے۔ دنیا میں جہاں بھی اُردو زبان بولنے والے موجود ہیں، اُن کی آواز وہاں تک پہنچی ہے۔ اقبال کی شاعری کی طرح ان کی گلوکاری نے یعنی قومی نغموں نے لوگوں میں جوش و جذبہ پیدا کیا۔ مہدی حسن نے اُردو زبان کے علاوہ پنجابی، بنگالی اور پشتو میں بھی کچھ گانے گائے ہیں۔ انہیں بہت سے ایوارڈز سے بھی نوازا گیا۔ بھارتی حکومت کی طرف سے شہنشاہِ غزل اور پاکستانی سرکار سے تمغۂ اِمتیاز اور ہلالِ امتیاز ملے۔ وہ زندگی کے آخری سالوں میں کئی برس تک پھیپھڑوں کے مرض میں مبتلا رہے۔ فالج کے حملے نے صحت پر مزید بُرا اثر ڈالا۔ لٰہذا 13 جون 2012 ء تک آغا خان ہسپتال کراچی میں زیر علاج رہے اور وہیں وفات پائی۔

© UCLES 2016

پچھلے صفحے پر مہدی حسن کے بارے میں دی گئی معلومات پڑھ کر فارم پُر کریں۔

مہدی حسن

گھرانے کا نام:

[1] ....

ہجرت کے وقت عمر:

[1] ....

بچوں کی تعداد:

[1] ....

فلمی دنیا میں لانے والے شخص کا نام:

[1] ....

جس زبان میں سب سے زیادہ گانے گائے:

[1] ....

ہندوستانی سرکار سے ملنے والے ایوارڈ کا نام:

[1] ....

موت کی وجہ: برائے مہربانی صحیح خانے میں ٹھیک (✓) کا نشان لگائیں۔

گلے کے سرطان سے ☐ آغا خان ہسپتال کی لاپرواہی کی وجہ سے ☐ پھیپھڑوں اور فالج کے مرض سے ☐ [1]

[Total: 7]

مشق نمبر:3 Exercise 3

پانی جیسے مادے یا جَیل کے بارے میں تفصیلات پڑھیں اور دوسرے صفحے پر دیئے گئے سوالات کے جواب لکھیں۔

سوال نمبر: 8 تا 9 Questions 8–9

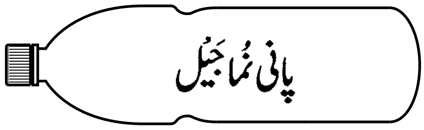

پانی جیسے مادے یعنی جَیل (Gel) کی ایجاد

پانی کے بغیر انسان کی زندگی کا تصور بھی ناممکن ہے۔ زندگی کے زیادہ تر کاموں کے لیے پانی بہت ضروری ہے۔ مثلاً کھانا پینا، نہانا دھونا وغیرہ پانی کے بغیر نہیں ہوتا مگر کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جو نہانے کی نعمت سے محروم ہیں اور اس کی کئی وجوہات ہیں۔ کچھ لوگ اتنے کاہل اور ست ہوتے ہیں کہ وہ نہانے کو مصیبت سمجھتے ہیں اور کئی کئی دن تک غسل نہیں کرتے۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ کچھ لوگوں کو نفسیاتی مسئلہ ہوتا ہے سو وہ اس عمل سے گھبراتے ہیں، اور وہ اس معاملے میں بے اختیار ہیں۔ تیسری وجہ ہے کہ کئی علاقوں میں پانی کی کمی ہونے سے لوگ اکثر نہا نہیں سکتے۔

انسان کو قدرت نے عقل دی ہے جسے استعمال کر کے وہ اپنی مشکلات کو دور کر لیتا ہے چاہے اس کے لیے اسے کتنی ہی محنت کرنا پڑے۔ ایسا ہی کار نامہ ایک نوجوان طالب علم نے سرانجام دیا ہے جس کا تعلق جنوبی افریقہ سے ہے۔ اُس نے پانی سے ملتی جلتی جیل بنائی ہے جو دیکھنے میں بالکل پانی جیسی لگتی ہے۔ اس ایجاد کی بنیاد ایک دلچسپ واقعہ ہے۔ اس طالب علم کا ایک نہایت ہی قریبی دوست تھا۔ وہ اکثر اس خواہش کا اظہار کیا کرتا تھا کہ کوئی ایسی چیز بنائی جائے کہ اسے نہانے کے لیے صابن اور پانی کا استعمال نہ کرنا پڑے۔ طالب علم نے اپنے پیارے دوست کی خواہش پر غور کیا اور اس کے اندر ایک جوش اور جذبہ پیدا ہوا۔ اُس نے معلومات حاصل کیں اور محنت سے کام شروع کر دیا۔ اس ذہین شخص کی مستقل مزاجی نے ایک کار نامہ سر انجام دیا۔ آخر کار اُس نے ایک ایسا مادہ تیار کر لیا جو پانی اور صابن کا کام دے سکے۔ اس کی خاص بات یہ ہے کہ یہ جسم کو پانی کی طرح نم کرتا ہے۔ پانی کی طرح صاف و شفاف ہے اور بے رنگ و بو بھی ہے۔ اس کا نام اس نے ''خشک غسل'' رکھا ہے۔

اس ذہین طالب علم کی خوش قسمتی کا یہ حال ہے کہ اس کی تجارت بڑی بڑی ہوائی کمپنیوں کے ساتھ ہے جو اس جیل کو لمبے سفر کے دوران اپنے مسافروں کے لیے خریدتی ہیں۔ اس جیل کو مختلف حکومتیں اپنے فوجیوں کے لیے خریدتی ہیں تاکہ جنگ کے دوران پانی نہ ملنے کی صورت میں اس کا استعمال کیا جا سکے۔ ایسے ممالک جہاں پر پانی کی کمی ہے وہ بھی اس صاف اور رنگ وبو سے خالی مادے کے خریدار ہیں۔ اس طالب علم کا شمار دنیا کے امیر ترین لوگوں میں ہونے لگا ہے اور تھوڑے ہی عرصہ میں اسے عالمی شہرت حاصل ہو گئی ہے۔ اُسے اس ایجاد پر بہترین طالب علم ہونے کا ایوارڈ بھی مِلا ہے کیونکہ اس نے انسانی مشکلات کا ایک آسان حل پیش کیا ہے۔ جسکی وجہ سے نہ صرف اس کی شہرت بلکہ دولت میں بھی مزید اضافہ ہوگا۔

© UCLES 2016

Questions 8–9

سوال نمبر : **9–8**

آپ اخبار کے لیے خشک مادے یعنی جیل پر مضمون لکھ رہی / رہے ہیں۔ آپ مضمون کا
خاکہ نوٹس (نکات) کی شکل میں تیار کریں۔
اپنے نوٹس مندرجہ ذیل سرخیوں کے نیچے لکھیں۔

8 (a) غسل نہ کرنے کی دو وجوہات

- .... [1]
- .... [1]

8 (b) جیل کی دو خصوصیات

- .... [1]
- .... [1]

9 (a) بڑے گاہکوں کے خریدنے کی دو وجوہات

- .... [1]
- .... [1]

9 (b) طالب علم کے لئے مستقبل کا فائدہ

- .... [1]

[Total: 7]

مشق نمبر:4 Exercise 4

یادداشت کمزور ہو جانے کے بارے میں درج ذیل معلومات پڑھ کر دوسرے صفحے پر دیئے گئے سوال کا جواب لکھیں۔

سوال نمبر:10 Question 10

ڈیمنشیا/ یادداشت کا کھو جانا (Dementia)

ڈیمنشیا ایک ایسی حالت کا نام ہے جس میں یادداشت کمزور ہو جاتی ہے۔ اور رفتہ رفتہ انسان کا ذہن اُلجھ جاتا ہے اس کی عام قسم الزائمر ہے۔ اس بیماری کی اہم وجہ کسی شخص میں وٹامن بی 12 کی کمی ہے۔ عام طور پر یہ مرض 65 برس سے زیادہ عمر کے لوگوں پر اثر کرتا ہے مگر اس کا حملہ اس سے کم عمر لوگوں پر بھی ہو سکتا ہے۔ کم عمری میں اگر یہ مرض ہو تو کسی حد تک اس پر قابو پایا جا سکتا ہے۔ جب کہ بڑھاپے یا ادھیڑ عمر میں اس کا علاج ممکن نہیں۔ ڈیمنشیا کی وجہ سے مریض کے رویے میں آنے والی تبدیلیوں سے مریض اور رشتے داروں کی زندگی میں بہت سی مشکلات پیدا ہو جاتی ہیں۔

یہ بیماری دماغ پر آہستہ آہستہ اثر انداز ہوتی ہے۔ خود مریض اور اس کے رشتے دار بھی اکثر اس سے لاعلم ہوتے ہیں۔ انہیں اس بات کا اندازہ ہی نہیں ہوتا کہ ان کے عزیز کی یادداشت کھو رہی ہے۔ اس کی کئی نشانیاں ہیں، مثلاً اہم تاریخوں کا بھول جانا، ہفتے کے دنوں کے نام یاد نہ رہنا، لوگوں کے نام اور جگہ کے نام یاد نہ رہنا اور کسی کام کے کرنے میں دیر لگانا۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ ایسی علامات نظر آتے ہی فوراً ڈاکٹر سے رابطہ کرنا چاہیے۔ ان باتوں کو ہرگز نظرانداز نہیں کرنا چاہیے۔ اس مرض کا علم جتنی دیر سے ہو اس کا علاج اور روک تھام کرنے میں اتنی ہی مشکلات پیش آتی ہیں۔ اس مرض کے کئی مراحل ہیں۔ آخری مرحلے میں تو صورت حال اتنی سنجیدہ ہو جاتی ہے کہ مریض کو اپنے بارے میں بھی کچھ علم نہیں رہتا حتیٰ کہ اپنے نام، رشتے داروں اور اپنی ضروریات تک سے ناواقف ہو جاتا ہے۔

اس مرض کے بارے میں لوگ زیادہ تر علم نہیں رکھتے۔ یہ ایک بین الاقوامی مسئلہ ہے۔ لوگ مختلف معاشروں میں اس کے بارے میں الگ سوچ اور سمجھ رکھتے ہیں۔ اس بیماری سے نپٹنے کے طریقے بھی مختلف ہیں۔ کچھ ممالک میں تو ایسے لوگوں کا بہتر علاج بھی نہیں کیا جاتا اور انہیں پاگل سمجھ کر ان کے ساتھ منفی سلوک کیا جاتا ہے۔ ان معاشروں میں نفسیاتی ڈاکٹر کے پاس جانے کو ضروری نہیں سمجھا جاتا۔ اکثر لوگوں کا خیال ہوتا ہے کہ مریض کو کوئی بیماری نہیں اور وہ جان بوجھ کر ایسی حرکات کرتا ہے یا پھر اس پر کسی جن یا بھوت کا اثر ہے۔ اس طرح سے مریض کا صحیح طرح سے علاج نہیں ہو سکتا۔ اس کے بر عکس ترقی یافتہ ممالک میں ایسے لوگوں کے لیے نرسنگ ہوم یعنی ایسے گھر موجود ہیں جہاں ان کی دیکھ بھال اچھی طرح سے کی جاتی ہے۔ اگر مریض کے اپنے گھر پہ دیکھ بھال کرنے والا کوئی موجود ہو تو پھر ان کی ضروریات کے مطابق گھر پر مناسب سہولیات فراہم کی جاتی ہیں۔ حکومت کے علاوہ خیراتی ادارے بھی رضا کارانہ طور پر اِن لوگوں کی مدد کرتے ہیں۔

Question 10 سوال نمبر :10

پچھلے صفحے پر لکھے گئے مضمون کو پڑھیں۔

اس میں دی گئی معلومات کو استعمال کرتے ہوئے ڈیمنشیا یعنی کہ یادداشت کھو جانے کے مرض پر خلاصہ لکھیں۔ آپ کا خلاصہ تقریبا 100 الفاظ پر مشتمل ہونا چاہیے۔

خلاصے کے مواد کے 6 مارکس اور صحیح زبان کے استعمال کے 4 مارکس دیئے جائیں گے۔

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

[Total: 10]

© UCLES 2016

Exercise 5

مشق نمبر:5

درج ذیل ایک یاد گار سفر کی رپورٹ کو پڑھیں اور دوسرے صفحے پر دیئے گئے سوالات کے جواب لکھیں۔

Questions 11–17

سوال نمبر: 11 تا 17

ایک یاد گار سفر۔رپورٹ

سفر کرنا ایک پرانی روایت ہے۔ انسان کبھی اپنے عزیزوں سے ملنے، شوق کے طور پر دوسری جگہ کی سیر کرنے اور روزی یا ملازمت کی خاطر سفر کرتا ہے۔ خاص طور پر انسانی ترقی و کامیابی کے لیے سفر کا تجربہ کرنا بہت ضروری ہے۔ تعلیمی سال کے آخر میں ہم نے بذریعہ ریل گاڑی لندن جانے کا فیصلہ کیا، کیونکہ زیادہ تر طلبہ نے پہلے ریل گاڑی کا سفر نہیں کیا تھا۔ ہم کل بارہ لوگ تھے جن میں دس طلبہ اور دو استاد تھے۔ ہم نے سفر سے پہلے ہی ٹکٹ لے رکھے تھے تا کہ ہمیں بیٹھنے کے لیے آرام سے جگہ مل سکے۔ بھیڑ ہونے کے با وجود ہمیں جگہ مل گئی۔ ریل گاڑی میں اچھی سہولتیں مثلاً کھانے پینے کی چیزیں، انٹرنیٹ کی سہولت اور موبائل فون چارج کرنے کے لیے سوئچ بھی لگے ہوئے تھے۔ یہ دو گھنٹے کا سفر ایک دوسرے سے باتیں کرتے اور حسین مناظر کو دیکھتے بہت جلد گزر گیا۔

لند ن پہنچتے ہی ہم نے لندن میں چلنے والی زمین دوز ریل گاڑی کے ذریعے سفر کرنے کا فیصلہ کیا ہم پلیٹ فارم پر پہنچے ہی تھے کہ ریل گاڑی بھی پہنچ گئی۔ زیادہ دیر انتظار نہیں کرنا پڑا۔ حیرت کی بات یہ تھی کہ جیسے ہی گاڑی رکی لوگوں نے قطار بندی کو بھلا دیا اور تیزی سے گاڑی میں سوار ہو گئے۔ ہم نے بھی سارا دن اسی طرح بھاگ دوڑ سے کام لیا۔ ہم نے وہاں کے سائنسی عجائب گھر، پارلیمنٹ ہاؤس اور ہائیڈ پارک جیسی مشہور جگہوں کی سیر کی۔ ان خوبصورت جگہوں سے ہم نے بہت سی معلومات حاصل کیں۔ ہمیں یہ تمام جگہیں دیکھنے کے لیے بہت بھاگ دوڑ کرنا پڑی۔ کیونکہ زمین دوز ریل گاڑی لینے کے لیے لمبی لمبی راہداریوں سے گزرنا پڑا۔ جہاں بجلی سے چلنے والی سیڑھیاں کام نہیں کر ر ہی تھیں وہاں بے شمار سیڑھیاں اترنے اور چڑھنے سے ہم بالکل نہیں گھبرائے۔

تمام دن کی سیر و تفریح کے بعد شام کو واپس اپنے شہر کے لیے ریل گاڑی میں آکر بیٹھے تو طلبہ کا واپس جانے کو ابھی دل نہیں چاہ رہا تھا۔ اُن کا کہنا تھا کہ یہ ان کی زندگی کا یاد گار سفر ہےاور شاید وہ کتابوں سے اتنا کچھ نہ سیکھ سکتے جتنا انہوں نے ایک دن کے تجربے سے سیکھا۔انہیں یہ ذریعۂ سفر محفوظ، سَستا اور آرام دہ بھی لگا۔سب سے اچھی بات جو میں نے دیکھی کہ پورے سفر کے دوران طلبہ نے ایک دوسرے کا بہت خیال رکھا اور ایک دوسرے کے ساتھ ان کا رویہ بھی بہت اچھا رہا۔ انھوں نے ہمارے ساتھ بھی تعاون کیا۔ایک استاد ہونے کے ناطے میرے دل کو یہ بات بہت اچھی لگی۔

© UCLES 2016

Questions 11–17

سوال نمبر : **11–17**

پچھلے صفحے پر دی گئی رپورٹ کو پڑھ کر مندرجہ ذیل سوالات کے جواب لکھیں۔

11 انسان کے لیے سفر کا تجربہ کیوں اتنا اہم ہے؟

.... [1]

12 طلبہ نے ریل گاڑی کے ذریعے سفر کیوں کیا؟

.... [1]

13 ریل گاڑی میں پائی جانے والی کسی دو سہولیات کا ذکر کریں۔

....

.... [2]

14 طلبہ نے لندن میں ہائیڈ پارک کے علاوہ کون سی دو جگہیں دیکھیں؟

....

.... [2]

15 طلبہ نے زمین دوز ریل گاڑی کے پلیٹ فارم پر کیا حیران کرنے والی بات دیکھی؟

.... [1]

16 طلبہ کو زمین دوز سفر کے لیے کیا کرنا پڑا۔دو اہم باتیں بتائیں۔

....

.... [2]

17 سفر کے دوران طلبہ کا آپس میں رویہ کیسا تھا؟

.... [1]

[Total: 10]

© UCLES 2016

Exercise 6 | **مشق نمبر:6**

انعامی مقابلے میں حصّہ لینے کے لیے درج ذیل عنوان پر ایک مضمون لکھیں۔

Question 18 | سوال نمبر:18

آپ کے اسکول یا کالج کی بزمِ ادب نے ایک مضمون نویسی کا مقابلہ رکھا ہے۔ جیتنے والے طالب علم کو انعام میں ایک لیپ ٹاپ دیا جائے گا۔ مضمون کا عنوان ہے۔

"اسکول یا کالج کی لائبریری"

اس عنوان پر اپنے بزمِ ادب رسالے کے لیے مضمون لکھیں اور اپنے خیالات کا اظہار کریں۔ آپ کا مضمون 100–200 الفاظ پر مشتمل ہونا چاہیے۔

آپ مندرجہ ذیل نکات سے مدد لے سکتے ہیں۔

- لائبریری میں پائی جانے والی سہولیات۔
- لائبریری کی منفی باتیں۔
- اس کو بہتر بنانے کے طریقے۔

مضمون کے مواد کے 10 مارکس
اور صحیح زبان کے استعمال کے 10 مارکس

© UCLES 2016

[Total: 20]

© UCLES 2016

BLANK PAGE

© UCLES 2016

BLANK PAGE

© UCLES 2016

BLANK PAGE

Permission to reproduce items where third-party owned material protected by copyright is included has been sought and cleared where possible. Every reasonable effort has been made by the publisher (UCLES) to trace copyright holders, but if any items requiring clearance have unwittingly been included, the publisher will be pleased to make amends at the earliest possible opportunity.

To avoid the issue of disclosure of answer-related information to candidates, all copyright acknowledgements are reproduced online in the Cambridge International Examinations Copyright Acknowledgements Booklet. This is produced for each series of examinations and is freely available to download at www.cie.org.uk after the live examination series.

Cambridge International Examinations is part of the Cambridge Assessment Group. Cambridge Assessment is the brand name of University of Cambridge Local Examinations Syndicate (UCLES), which is itself a department of the University of Cambridge.